مولای صل وسلم دائما ابدا   درسِ حدیث   علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرتِ اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلس ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری ومقبول فرمائے۔ (آمین)

سچی توبہ سے اللہ اَور بندے کے درمیان تعلق ٹھیک ہو جاتا ہے
صرف انبیاء کرام معصوم ہوتے ہیں اَور کوئی معصوم نہیں ہوتا
اپنے اُوپر تنقیدی نظر ڈالتے رہنا چاہیے

﴿ تخریج وتزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 57 سائیڈ B 1986 - 04 - 18)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

اِستغفار اَور توبہ یہ ایسی فضیلت کی چیز ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ اَور بندے کے درمیان تعلق ٹھیک ہو جاتا ہے۔

اِستغفار اَور توبہ کا مطلب :

''اِستغفار'' کے معنٰی ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے بندہ یہ طلب کرے کہ وہ اُس کے گناہ کو اپنی رحمت سے ڈھانپے رکھے۔ تو یہ طلب کرنا اللہ تعالیٰ سے کہ خداوندِ کریم تو میرے گناہوں کو اپنی رحمت سے ڈھانپ لے اِس کا مطلب ہے کہ معاف فرما دے۔ تو یہ مفہوم کن اَلفاظ سے اَدا کیا جائے اِس میں جنابِ رسول اللہ ﷺ نے رہبری فرمائی ہے اَور جو کلمات آپ نے استعمال فرمائے ہیں وہ بھی منقول ہیں اُن کی فضیلت بھی منقول ہے۔

ایک توہے اِستغفار اَور ایک ہے توبہ۔ ’’توبہ‘‘ کے معنیٰ ہیں رُجوع کرنا یعنی بندہ اپنی غلطی سے اپنے گناہ کے کام سے باز آجائے خدا کی طرف رُجوع کرلے گناہ سے ہٹ جائے یہ توبہ ہوئی اَور حدیث شریف میں یہ کلمات آتے ہیں اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ [1] گویا دو چیزیں اَلگ اَلگ ہیں ایک اَسْتَغْفِرُ آیا اَور ایک جگہ اَتُوْبُ آیا تو دونوں کے معنیٰ جدا جدا ہیں۔ آقائے نامدار ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ میں حق تعالیٰ سے اِستغفار کا جملہ دن بھر میں ستّر دفعہ سے بھی زیادہ اَدا کرتا ہوں۔ دُوسری حدیث شریف میں آتا ہے کہ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ میرے دل پر بادل جیسا آجاتا ہے وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِی الْیَوْمِ مِاۡئَۃَ مَرَّۃٍ [2] میں سَومرتبہ اِستغفار کرتا ہوں کہیں ستّر دفعہ سے زیادہ آیا اَور کہیں سَو دفعہ آیا یہ جملہ میں متفرق اَوقات میں کہتا رہتا ہوں۔

’’غَیْنٌ‘‘ کی وضاحت :

وہ جو قلبِ اَطہر پر یہ بادل جیسی کیفیت غُبار جیسی کیفیت آتی تھی اُس کی وجہ یہ ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلٰوۃ والتسلیم کا ملنا جُلنا مختلف قسم کے لوگوں سے تھا کافروں سے بھی تھا منافقین سے بھی تھا تو اُس کا اَثر قلبِ مبارک محسوس کرتا بلکہ بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا جو مقام تھا اللہ کی طرف توجہ قائم رکھنے کا وہ آپ کے ساتھ خاص تھا انبیائے کرام کے ساتھ خاص تھا اَور وہ اِتنا بڑا ہے کہ اُس سے وہ کبھی سَیر نہ ہوتے تھے لیکن ساتھ ہی ساتھ اُن کو دُوسرا کام سپُرد کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ کے بندوں کی اِصلاح فرمائیں اَور اِصلاح اَعمال کی بھی عقائد کی بھی وہ قرآنِ پاک میں آئی یُزَکِّیْھِمْ نبی کریم علیہ الصلٰوۃ والتسلیم مبعوث ہوئے تزکیہ فرمانے کے لیے کہ صاف کریں پاکیزہ بنائیں تو وہ پاکیزگی اَعمال کے اعتبار سے بھی ہے عقائد کے اعتبار سے بھی ہے ظاہر بھی باطن بھی۔ ظاہر میں کپڑے تک شامل ہیں اُس میں بدن بھی شامل ہے اُس میں تمام چیزوں کی طہارت اَور پاکیزگی جنابِ رسولِ کریم علیہ الصلٰوۃ والتسلیم نے ہمیں سکھائی اَور آپ سے پہلے اَور انبیائے کرام نے بھی سکھائی۔ یہاں پر یہ آتا ہے کہ میرے دل پر وہ پردہ سا ’’غَیْنٌ‘‘ سا آجاتا ہے جیسے بادل ہو غُبار ہو یہ کیفیت ہوتی تھی تو اِس کیفیت کی وجہ یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے قلبِ مبارک پر جو آنے والے اَور ملنے والے ہوتے تھے اُن کا اَثر جب پڑتا تھا تو اُس کا علاج آپ نے اِستغفار فرمایا۔ اِستغفار میں خدا کی یاد بھی

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص۲۰۵ [2] مشکوٰۃ شریف ص۲۰۳

ہے اِستغفار میں خدا سے دُعاء بھی ہے اِستغفار میں خدا سے رحمت کی طلب بھی ہے تو یہ کلمات جامع ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے خود عمل کر کے دِکھلایا ہے مقصد یہ ہے کہ آپ ہم لوگوں کو بتائیں اَور یہ اِستغفار جو ہمیں بتارہے ہیں وہ ہے گناہوں سمیت۔

اَنبیائے کرام معصوم ہوتے ہیں اَور اُن کا اِستغفار بطورِ عاجزی کے ہوتا ہے :

انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو تو گناہوں سے خدا نے معصوم رکھا ہے معصوم ہیں وہ، اُن سے تو گناہ کا صدور نہیں ہے اُن کا اِستغفار کرنا یہ اُن کے دَرجات کی بلندی کے لیے ہے کیونکہ جب گناہ نہیں ہے اَور پھر بھی وہ عاجزی کر رہے ہیں اَور اپنے آپ کو ایسا سمجھ رہے ہیں کہ اِستغفار کی ضرورت ہو تو یہ عاجزی جو ہے یہ برتری کی دلیل ہے اَور اُن کے مقام کی بلندی کے لیے ہے تو اِس سے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے دَرجات بلند ہوتے تھے۔

اِنسانوں میں عام اُمتیوں میں سب کے لیے یہ ہے کہ اُن کے گناہ بھی ہیں گناہ سے بچا ہوا سوائے اَنبیائے کرام کے اَور کوئی نہیں ہے غلطی ہوتی ہی رہی ہے چھوٹی غلطیاں یہ تو عام ہیں بڑی غلطیاں عام بندوں سے ہوتی ہیں خاص لوگوں سے چھوٹی غلطیاں اَور بڑی بھی ہوسکتی ہیں آخر صحابۂ کرام سے جن کا مقام بعد کے آنے والے ولیوں سے بڑا ہے کبیرہ گناہ ہوئے ہیں اَور قرآنِ پاک میں آیا ہے وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ [1] جاننے کے بعد پھر اُس گناہ پر جمے نہیں رہتے تو جب کوئی غلط کام گناہ کا کام یا بُرا کام ہوجاتا ہے تو خدا یاد آجاتا ہے ذہن اللہ کی طرف جاتا ہے اُس کے سامنے پیش ہونے کی طرف جاتا ہے قیامت کی طرف جاتا ہے تو پھر فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ اَور گناہوں کو بخشنا یہ حقیقتًا اللہ ہی کا کام ہے حتّٰی کہ اگر اِنسان دُوسرے اِنسان کی غلطی کچھ کرلیتا ہے (یعنی اُس کو کوئی تکلیف دیتا ہے اَور بعد اَزاں) اُس سے معافی چاہتا ہے تو اُس سے معافی دِلانا یہ بھی اللہ ہی کا کام ہے کہ اُس کے دل میں یہ بات آئے کہ وہ معاف کرے وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ خدا کے سوا اَور کون ہے جو گناہوں کو معاف فرمائے؟ تو گناہوں کا صدور غیر اَنبیائے کرام سے ہوتا رہتا ہے چھوٹے بھی ہوجاتے ہیں اَور بڑے بھی گناہ

---

[1] سورہ آلِ عمران آیت ۱۳۵

ہو سکتے ہیں، قسم غلط کھالی قسم کھالی ایسی چیز پر کہ جو نہ کھانی چاہیے تھی اَور کوتاہیاں جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں اللہ کے حقوق کے بارے میں اُس کی عبادت کے بارے میں بندے سے صادر ہو جائیں وہ کوئی بھی نہیں جان سکتا اللہ کے سوا اَور کسی کو نظر بھی وہ نہیں آسکتے۔

سوائے نبیوں کے گناہوں سے کوئی نہیں بچ سکتا اَور اِس کا علاج :

اللہ نے یہ بتایا ہے کہ کوئی بھی گناہوں سے بچا ہوا بس نہیں ہے اَور اللہ زیادہ جانتے ہیں سب سے زیادہ خدا ہی جانتا ہے تو اِس واسطے انبیائے کرام کے علاوہ باقی کسی کو گناہوں سے معصوم نہیں مانا گیا کہ بالکل بچا ہوا ہے۔ اَور یہ کہتے ہیں کہ صغائر اَور کبائر تمام سے بچ کر ایسے گناہوں سے بچے کہ صغائر بھی نہ ہوں کبائر بھی نہ ہوں تو یہ انبیائے کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ باقی کسی اَور سے نہیں ہو سکتا ممکن ہی نہیں ہے تو پھر علاج کیا ہے؟ علاج یہی ہے ''اِستغفار'' اِنسان سے غلطیاں ہوتی ہیں آقائے نامدار ﷺ نے اُس کا علاج یہی بتایا اِرشاد فرمایا ایک دن کہ یَاۤاَیُّھَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ مِأَۃَ مَرَّۃٍ[1] اللہ سے توبہ کرو۔ میں اللہ تعالیٰ سے ہر دن یا دن بھر میں یا کوئی کوئی دن ایسا ہوتا ہے کہ میں سَو مرتبہ تک توبہ کروں، یہ فرق رہے گا ہمارے اَور جنابِ رسول اللہ ﷺ کے اِستغفار میں کہ آپ کا بتلانا تعلیم کے لیے ہے اَور آپ کا اِستغفار اَور توبہ رفعِ دَرَجات کے لیے ہے کیونکہ وہ سوائے اِس کے کہ اظہارِ عاجزی ہو اپنی، اَور اپنے آپ کی نفی کرنا ہو اِس کے سوا اَور کچھ نہیں ہے اَور ایسی چیز پر اللہ کی طرف سے دَرَجات کی بلندی ہوتی ہے

اَور ہمارے لیے یہ ہے کہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے ہمارے گناہ سچ مُچ ہیں وہ معاف ہوتے ہیں بہت سی باتیں تو ایسی ہیں یعنی ایسے بیانات ہیں ٹھیک ہے بزرگانِ دین کے بارے میں ملیں گے اَور ہیں موجود ایسے کلمات بعض اُن کے دیکھنے والے کہتے ہیں کہ اگر میں یہ قسم کھالوں کہ اِن سے کوئی کبیرہ گناہ نہیں ہوا اَور کوئی صغیرہ بھی میں نے نہیں دیکھا تو میں حانث نہیں ہوں گا یعنی واقعی میں نے نہیں دیکھا اُس آدمی سے کہ کبیرہ گناہ کا صدور ہوتا ہو یا اُسے صغیرہ گناہ کرتے ہوئے میں نے دیکھا ہو کبھی میں نے نہیں دیکھا۔ بعض اَکابر کے بارے میں نقل کرنے والے بڑے بڑے حضرات ایسے جملے نقل کرتے ہیں لیکن اِس کو یہی کہا جائے گا کہ یہ اپنے علم کی حد تک بتا رہا ہے وہ آدمی باقی اللہ کے اَور اُس کے درمیان کیا معاملات تھے اَور کونسی چیز ایسی تھی کہ جو

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۲۰۳

صغیرہ ہوسکتی تھی اَور کونسی ایسی تھی جو کبیرہ ہوسکتی تھی اُس کا کسی کو کیا پتہ چلتا ہے؟

بہت ہی خفی چیزیں ہیں جو بندے اَور خدا کے درمیان ہوتی ہیں پتہ ہی نہیں چل سکتا اُن کا، ایک آدمی اگر نماز پڑھا بھی رہا ہے ہم تو یہی دیکھیں گے کہ نماز پڑھا رہا ہے اگر اُس کے ذہن میں یہ آجائے میں اچھا قاری ہوں میں قراءت زور سے پڑھ لوں ذرا آواز بلند کروں تو پھر یہ اُس کی عبادت میں کمی آتی چلی جائے گی اِسی قدر۔ اَب اِس کا پتہ تو ہمیں نہیں چل سکتا یہ تو اللہ جان سکتا ہے اَور وہ جان سکتا ہے دیکھنے والا تو یہی کہے گا کہ میں نے تو اُسے کبھی یہ نہیں دیکھا کہ وہ مجھے کسی گناہ میں مبتلا نظر آیا ہو کوئی کبیرہ گناہ کیا ہو یہ کہتے ہیں کہ رُکوع اگر کوئی آرہا ہے نماز میں شامل ہونے کے لیے اَور رکوع لمبا کردے کہ وہ اِس میں مل جائے آکر یا اِسی اعتبار سے نماز لمبی کردے کہ فلاں شخص آنے والا ہے وہ بھی شامل ہوجائے تو پھر اَب یہ بات تو ایسی ہے کہ جسے وہ جان سکتا ہے پڑھانے والا اَور خدا جان سکتا ہے ہمیں خبر ہی نہیں اَور اُس پر وہ کہتے ہیں یعنی فقہائے کرام اَخْشٰی عَلَیْہِ عَظِیْمًا بہت بڑی چیز کا مجھے ڈر لگتا ہے اُس کے بارے میں یعنی ایک طرح کا شرک ہوگیا پھر ایک یہ ہے کہ وہ جانتا کسی کو نہیں ہے وہ عام لوگوں کی رعایت کرتا ہے کہ نماز لمبی پڑھوں گا تاکہ جو آنے والے ہیں وہ آجائیں نماز میں تعداد نمازیوں کی زیادہ ہوجائے وہ گناہ نہیں ہے۔ ایک یہ ہے کہ فلاں چوہدری صاحب ہیں یا فلاں ممبر ہے یا فلاں وزیر ہے وہ آنے والا ہے وہ آجائے میرا اُستاد ہے یا فلاں ہے جو بھی کوئی ہے کسی خاص معین کا ذہن میں آجائے وہ غلط ہے۔

ظاہر کا اَور خلوتوں کا حال اللہ ہی بہتر جانتا ہے :

تو میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی جان سکتے ہیں کہ کس سے گناہ ہوا ہے اَور کس سے نہیں ہوا اَور صغائر اَور کبائر یہ سب اُسی کے علم میں ہے بہت سی چیزیں ایسی ہیں کہ جن کا تعلق دُوسروں سے اَور مخلوق سے ہوتا ہے اُن کو آدمی جان سکتا ہے ظاہر سے ہوتا ہے وہ جان سکتا ہے باطن اَور اُس کی خلوتیں یہ اللہ تعالیٰ جان سکتا ہے رب العزت جان سکتا ہے اُس کا خالق جو ہے وہ جان سکتا ہے جس نے اُسے بنایا باقی کوئی نہیں جان سکتا تو اِس واسطے جو جنابِ رسول اللہ ﷺ نے بتلا دیا اَور اللہ نے اُن کے ذریعے ہم تک پہنچا دیا وہ حق ہے وہ یہی ہے کہ صرف انبیائے کرام اِس چیز سے بچے ہوئے ہیں باقیوں سے گناہ ہوتا ہے ایسی چیز کہ جسے گناہ کہا جائے وہ ہوتی ہے صغیرہ ہو یا کبیرہ تو جب یہ ہوتی ہے تو اِستغفار کرنا چاہیے۔

اپنے اُوپر تنقیدی نظر ڈالتے رہنا چاہیے :

اُور ایسی بات بھی ہے کہ یہ تو نظر جب آئے جب اپنے اُوپر تنقیدی نظر ڈالے کوئی اُور اگر تنقیدی نظر ہی نہیں ڈالتا صرف اچھائی ہی اچھائی پر اپنی نظر ہے یہ بھی تو ہوسکتا ہے تو پھر یوں کہنا پڑے گا کہ نہ تو دُوسروں کو اُس کا گناہ نظر آیا کبھی نہ اُسے خود اپنا گناہ نظر آیا کبھی لیکن کیا ایسے ہے کہ واقعی جو دُوسروں کو نظر نہیں آیا وہ نہیں ہوا اُور جب اُسے بھی نظر نہیں آیا تو سچ مُچ نہیں ہوا گناہ اُس سے یہ نہیں ہے بلکہ اگر کسی آدمی کو اپنے گناہ نظر نہیں آرہے تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے اُوپر تنقیدی نظر نہیں ڈال رہا۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ گناہ نہیں ہو رہا اُس سے کوتاہی نہیں ہورہی کوتاہی ہورہی ہے گناہ ہورہا ہے اُس کو خدا کی طرف رجوع کرنا اُور اِستغفار کرنا چاہیے ضرور۔

جنابِ رسول اللہ ﷺ کا یہ اِرشاد صحابۂ کرامؓ سے ہے یَـا اَیُّھَـا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ فَاِنِّیْ اَتُـوْبُ اِلَیْـہِ فِـی الْیَـوْمِ مِأَۃَ مَرَّۃٍ یہ عرصہ ایسا ہے کہ اِس زمانے میں اِستغفار اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں یہ چودہ اُور پندرہ (شعبان) کی درمیانی شب جو ہے وہ اِسی قسم کی ہے اِس میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اُور تجلی اِس قسم کی مخلوق کی طرف فرماتے ہیں مکلّف مخلوق کی طرف کہ وہ اگر توبہ کرے تو وہ قبول ہوجائے توبہ، تو اِس واسطے ہمیں اِس طرف خاص طرح توجہ کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے اَگلے اُور پچھلے گناہوں کو اپنے فضل و کرم سے معاف فرمائے، آمین۔ اختتامی دُعاء.........................